۲۱۰

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ؁

اور نہیں بھیجا ہم نے تجھکو (اے محمدؐ) مگر رحمت واسطے عالموں کے

تریاق سمِ آریہ

مصنّفہ

حضرت مولٰنا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ

(باہتمام)

اراکین دیندار انجمن خانقاہِ سرورِ عالم جگت گرو آشرم

آصف نگر حیدرآباد دکن

مطبوعہ عہد آفریں برقی پریس

قیمت ۶

بار اول ۱۰۰۰ ہزار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۱۹۶۲

۲۷۷

تریاق سمِّ آریہ

وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ

تمہید

قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۱۵۶

کہدو (اے محمدؐ) اے لوگو تحقیق میں اللہ کا رسول تم تمام کی طرف ہوں۔ اور میں اس اللہ کی طرف سے ہوں جس کا ملک آسمان اور زمین ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر وہ اس نبی امّی پر جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پر آجاؤ۔ میثاق النبیّن والی آیۃ میں اللہ تعالیٰ نبیوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔ یعنے اے نبیو! تم بالضرور اس نبی اُمّی پر ایمان لانا ہوگا۔ اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ اور حدیث انا من نور اللہ وکل شیٔ من نوری بتا رہی ہے کہ کل انبیاء آپ کے نور کے ذرات میں ان کی استدار ہوئی۔ اور اعادہ ہوتا رہیگا۔ اس اعادہ کو حدیث ما من نبی الا لہ نظیر من امتی ظاہر کر رہی ہے۔ لہذا حضور انور سرور عالم باعث خلقت آدم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات منبع برکات وحسنات پر ایمان لانا اور آپ کے دین کی مدد کرنی ہوگی۔ علاوہ اُمتوں کے نبی اور رسول وہادی پر بھی فرض ہو چکا ہے۔ یاایھا الناس کی مخاطبت میں نبی اور رسول بھی داخل ہیں۔ لہذا اس تصفیہ سے ثابت ہوا کہ میثاق جو انبیاء سابقین سے لیا گیا وہ بشارات کی صورت میں ہی لیا گیا تھا۔ اور فامنوا باللہ ورسولہ

النبی الامّی کے حکم کی تعمیل اعادہ میں ہو رہی ہے۔ اور اَلحِقنی بالصّالحین کی دعا پوری ہو رہی ہے
یہ وہ حقیقت ہے جس سے تکمیل دین و اتمام نعمت دین اسلام کے حق میں ثابت ہو رہی ہے
یہ حقیقت ہم کو اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ بنی نوع انسان کا آخری دین اسلام رہے گا۔
قرآن کریم کے اس اصول کے مطابق ہم دیکھ رہے ہیں کہ گذشتہ تیرہ سو سال سے اقوام عالم
بے نور ہیں۔ اور مسلمانوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں اولیاء اللہ غوث قطب ابدال مثیل انبیاء
پیدا ہو رہے ہیں۔ اور لطف یہ کہ غیر قوموں میں کچھ منتظر موعود بھی ہیں تو وہ مسلمانوں میں ہی
پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ پیدائشی مسلمان ہوتے ہیں۔ ان کے ماں باپ کا رکھا ہوا نام اسلامی ہوتا
ہے۔ یہ وجود جو پیشگوئیوں کی گرد ہے معیّن نشانوں سے پہچانا جاتا ہے۔ غیر اقوام کی زبان
کا نام محض کشش اور محبت اور حجت کے لئے ہوا کرتا ہے۔ اور یہ مصلحت ربّ باری ہے۔ ایسے
وجود بالکل کمال درجہ کا عشق اپنے نبی امّی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم
سے رکھتے ہیں تبلیغی ولولہ وجذبہ کے لحاظ سے فرد واحد نظر آتے ہیں۔ فنا فی الرسول ایسے کہ وہ
اپنا کچھ بھی باقی نہیں رکھتے۔ ان کا جینا مرنا ان کی دعائیں اور ایثار کل کا کل رحمۃ للعالمین کے
لئے ہوا کرتا ہے۔ ایسے وجودوں کے ذریعہ سے ہی اسلام کی حجت کا فردوں پر ہوتی ہے۔ انہیں
کے ذریعہ سے پیشوایان اقوام مسلمان ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ شَھِیدٌ مِن اَنفُسِھِم کے مصداق
بنکر ان کے ہادی کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ دوسری طرف ان کے ہاتھ میں حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کا ذخیرہ رہتا ہے۔ وہ غیور اللہ اس اہتمام کے بعد اپنی قدرت
سے یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ دنیا کو دکھاتا ہے۔

موجودہ زمانہ کی عالمگیر جنگ کسی قوم کو زیادہ دن تک ہتھیلی میں جنت بتانیوالے
دھریوں کے دھوکہ میں نہیں رکھ سکتی۔ خصوصاً ہندوستان کی دنیا پر سب سے اول اس
دجل و فریب کا راز فاش ہو گیا۔ کیونکہ ہندوستان بعض خصوصیات کی وجہ سے سخت مذہبی
ملک ہے۔ یہاں کی فضا مذہبی ہواؤں سے معمور ہے۔ یہاں کے خانہ داری اور درباری اصول بکلّی
مذہبی اصول ہیں۔ یہاں کی تواریخ از ابتدا تا انتہا مذہبی لڑائیوں سے بھری پڑی ہیں۔ حتیٰ کہ
اس بے نور زمانہ میں بھی جب مغربی دنیا کی دھریت کا بت بصورت حاکم اس ملک پر پرتو فگن
ہو رہا تھا۔ اس وقت مرہٹوں کا لیڈر سیواجی کی سرکردگی میں قیام ہندو راج کی غرض سے
مغربی گماشتوں سے اٹھتا ہے تو وہ بھی اپنے حصول مقصد میں دھرم کا ہی دم بھرتا ہے۔

جب یہاں کا یہ حال ہے تو لاکر اریہ ماننا پڑتا ہے کہ اگر یہ اقوام ہند مسلمان ہونگے تو ان کی مقدس کتب ویدوں اپنشدوں اور پرانوں کے ہدایت کردہ احکام و بشارات کی بنا پر ہی مسلمان ہوں گے۔ اس نظریہ کو مدنظر رکھکر ہم اس ملک کی مذہبی کتب ویدوں اُپنشدوں اور پُرانوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کا ایک عظیم الشان ذخیرہ نظر آتا ہے۔ اور ان بشارتوں کو کھول کھول کر بیان کرنے والا افسر متعلقہ بھی ان پر حجت کے لئے ان کا منتظر موعود ہوا ہے۔

خوش ہو جاؤ اے مسلمانو! تمھارے پیارے نبی امی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ دونوں نام ہندؤں کے ویدوں اپنشدوں اور پرانوں میں بطور بشارات اپنی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے موجود ہیں۔ یہ فقیر سنسکرت لکھنا پڑھنا جانتا ہے اپنی آنکھوں سے دیکھا نام محمدؐ اور احمدؐ ان کی مقدس کتب میں ہیں۔ ان میں حضور انور کے از ولادت تا وصال مفصل حالات موجود ہیں حتیٰ کہ آپ کے والد بزرگوار کا نام عبداللہ کھلے الفاظ میں موجود ہے آپؐ کے شہر کا نام مکہ کہیں بکہ صاف الفاظ میں ہے۔ اور آپؐ کی استراحت کے مقام کا نام مدینہ موجود ہے۔ آپؐ کے غار حرا کی ریاضت اور آپ کے غار ثور کی پناہ آپؐ کے عشرہ مبشرہ صحابیوں کا ذکر جنگ بدر جنگ احد و جنگ احزاب کا ذکر فتح مکہ کا ذکر اس وقت آپ کے ساتھ دس ہزار صحابیوں کا رہنا اور اس فوج میں تین سو گھوڑوں کے رہنے کا بھی ذکر ہے۔ آپؐ کے لائے ہوئے دین کا نام صاف الفاظ میں اسلام لکھا ہوا ہے۔ اور آپؐ کی کتاب کا نام صاف الفاظ میں قرآن کریم لکھا ہوا ہے۔ رشیوں اور منیوں نے ہندو اقوام کو تاکید کی ہے کہ اپنی نجات کے لئے دھرم گرو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پکڑو صاف الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ اے ہندو! پیزجنم سے بچنا چاہتے ہو تو دین اسلام قبول کرو۔

فقیر اس کتاب میں یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ بانیان مذاہب ہند کے پاس اس دین اسلام کی کیا اہمیت تھی۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ اور جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا ہر داران اقوام جوق در جوق کس طرح اسلام میں داخل ہوتے رہے۔ اور اب تقریباً ایک صدی سے اس دروازہ میں ہندوؤں کیوں داخل نہیں ہو رہے ہیں۔ واقعات حالات روایات و حکایات و تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ظہور اسلام کے بعد ہندوستان کے لاکھوں سمجھدار اور عالم ہندو مسلمان ہوئے۔ جن میں چوٹی کے شہ قادہ فیا انظر

آتے ہیں جتنی کہ سری رام جی اور سری کشن جی جیسے جلیل القدر بزرگوں کے خاندان کے لوگ بھی مسلمان ہوئے ہیں۔ انہیں کی اولاد جو راجپوت کہلاتی ہے یا چھتری یا چودری کہلاتی ہے کروڑہا کی تعداد میں مسلمان ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف زبانوں کے علاقہ میں مسلمانوں کی مادری زبان اردو کا رہنا یہ خود اس بات کی دلیل ہے۔ کہ یہ قوم راجپوت سے تھے۔ افسوس ہے کہ ہندوؤں کی بدقسمتی سے انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں ظلمت کدۂ دھریت کے سمندر سے ایک فرقہ نمودار ہوا جس کا نام آریہ سماج ہے۔ اس فرقہ کا بانی اس قوم سے ہے۔ جس کے وجود کی بقاء و پرورشی ہندوؤں کو ہندو مذہب یعنے تین ورنوں پر قایم رکھنے پر ہوسکتی ہے۔ یعنی ویش وچھتری وشودر برھمنوں کے بنیادی پتھر ہیں۔ غرض بانی آریہ مذہب برہمن نے دیکھا کہ ایک طرف عیسائی ان کی بنیادوں کو ہلا رہے ہے۔ اور دوسری طرف مسلمان محض اپنی ہستی کو قایم رکھنے کے لئے اس برہمن نے فرقہ آریہ کی بنا ڈالی اور اپنے مذہب کے اصول کے خلاف شدھی کا اصول جاری کیا۔ اس دکان کو چلانے کے لیے جس کے مال کا مول نہیں بنا دیگر مذاہب پر حملے شروع کر دیے خصوص اسلام کے خوبصورت چہرہ پر اس قدر خاک اوڑھائی ہے کہ ایک غیرت دار برداشت نہیں کرسکتا۔ باوجود ان ناپاک حملوں کے ہندو قوم پھر بھی مسلمان ہو رہی تھی۔ کیونکہ ویدوں اور اپنشدوں اور پرانوں میں حضور پرنور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور اسلام کی خوبی اور بانیان مذاہب کی تاکیدات بھرے ہوئے تھے۔ ان پیشگوئیوں وبشارات واحکامات کو بے نور کرنے کی کوشش میں آریوں نے ایسا زبردست فتنہ پیدا کیا کہ جس کا جواب اب تک ہم جیسے مبلغین کو نہیں سد سرا تھا۔ وہ یہ کہ اس فرقہ نے زبردست پروپگنڈے کے ذریعہ سے یہ بات دنیا میں مشہور کردی کہ شہنشاہ اکبر دشمن ہندو مذہب نے دین اسلام کو بڑھانے کے لئے راجپوت عورتوں کو نکاح میں لایا۔ اور ویدوں اور اپنشدوں اور پرانوں میں اپنے پیغمبر کے خود ساختہ منتر وشلوک چالاکی سے داخل کردئے۔ اسے ہندو ہوشیار ہوجاؤ اکبر کی اس تبلیغی چال سے بچو۔ ورنہ ہمارے پوتر دھرم کی کتب کو ملیچھ عرب قوم کے پیغمبر کا کیا تعلق۔ گائی کا گوشت کھانیوالے کا بھی کوئی مذہب ہوا کرتا ہے۔ ہمارے تمدن و معاشرت کو دیکھو مسلمانوں کے رہنے بسنے کو دیکھو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ غرض ان آریہ سماجیوں نے اپنے دام زور کا اس قدر دامن دراز کیا۔ کہ چند سال کے اندر کشمیر سے لے کر راس کماری تک اور بنگال سے

لیکر سرحد تک ہر گلی و کوچہ میں یہ بد بو پھیل گئی۔ بدقسمتی سے ہندوستان آماجگاہ تفاریق بنا ہوا تھا۔ کارفرما کے لئے ہندو مسلم تفریق کا یہ زبردست ہتھکنڈا اس کے ہاتھ آیا۔ اس طرح یہ شہنشاہ اکبر کے طرف منسوب کردہ چال کی بدگمانی ہندوؤں کے ذہن میں راسخ ہو گئی۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ اسلام کے تبلیغ کا دروازہ ہندوؤں میں بالکل بند ہو گیا۔ جو ہندو اسلام کے معتقد تھے وہ اس کے خطرناک دشمن نظر آنے لگے۔ اور اسلام پر سخت بے دردی سے حملہ شروع کر دیا۔ گندہ ذہنی اور بدزبانی عام ہو گئی۔

غرض آریوں کی طرف سے ہندوؤں کے دلوں میں پیدا کردہ یہ ایسا شک تھا کہ وہ کسی صورت سے دفع نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ جو کچھ ہو رہا تھا اس کو وہ غیور قادر مطلق اللہ دیکھ رہا تھا۔ اس نے محض ہندوؤں پر مہربان ہو کر اس پرفتن زمانہ میں آریوں کے اس دام تزویر کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر پھینکنے کے لئے اور دوبارہ صداقت اسلام کو ہندوؤں کے دلوں میں جاگزین کرنے کے لئے انہیں ویدوں اور اپنشدوں اور پرانوں کی بیان کردہ بشارات کی بنا پر ان کا چن بسویشور اوتار مسلمانوں میں کھڑا کیا جس کی زندگی کا نصب العین محض تبلیغ اسلام ہے کمال یہ کہ اس مبلغ اسلام کی بشارت ویدوں نے چنیشور کے نام سے دی ہے اور اسی کو اپنشدوں اور پرانوں نے چن بسویشور کے نام سے پکارا ہے۔ یہ جادو جو آسمانی جادو ہے آریوں کے سر پر چڑھ کر بول رہا ہے۔ آریہ سماجی علاوہ ویدوں کے جن پرانوں اور اپنشدوں کو مستند مانتے ہیں۔ انہیں کتب میں لکھا ہے۔ چن بسویشور سبز عمامہ والا کا ہو کے لباس والا ہاتھ میں تیر کمان ترشول بیل کا نشان پیٹھ پر سانپ کا پھن رکھا ہوا دکن میں ظاہر ہو گا۔ یہ اوتار کیلاس (ہمالیہ) کے پہاڑوں میں ہجرت کریگا۔ ایک بادشاہ اس کو دھوکہ سے گرفتار کریگا اس وقت وہاں کی زمین کو زلزلہ آئیگا۔ ہاتف آواز دے گی یا علی یا علی اللہ اکبر۔ اس کو دھرم راجہ اپنے شہر میں پناہ دیگا۔ دعویٰ کے اعلان کے بعد ایک جماعت اس پر حملہ کرنے آئیگی۔ اس کی کتابیں پھاڑنے کے لئے آگے بڑھیگی۔ اس کی کتابوں کی نگرانی ناگ سانپ کو کرتا ہوا دیکھکر خوف زدہ ہو جائیگی۔ پھر وہ سانپ چن بسویشور کے سر پر سایہ فگن ہو گا۔ لوگ ڈر جائیں گے۔ چن بسویشور کہیگا۔ ڈرو مت یہ میرا سپاہی ہے۔ یہ کل کرامات جو اس فقیر کی زندگی میں ہو چکے ہیں۔ وہ آریاؤں کی مستند کتب میں لکھی ہوئی ہیں۔ بھلا اب آریہ بتائیں کہ ویدوں اور اپنشدوں اور پرانوں میں ان باتوں کو کس اکبر نے داخل کیا ہے۔ انہیں کتب

میں لکھا ہوا ہے کہ چن بسویشور کی چار بیویاں ہونگی۔ ایک مر جائیگی اور تین اس کے حین حیات باقی رہنگی۔ پہلی بیوی صبر و برداشت میں بے نظیر رہیگی۔ اس کی شادی تالیکوٹہ میں ہوگی اور دوسری بیوی کی شادی بعد کشت و خون کے پیر کے دن شام میں ہوگی۔ تیسری بیوی بطور نشان آئیگی۔ چوتھی بیوی شادی کر لینے سے پہلے نفرت کریگی۔ پکڑی ہوئی آئیگی۔ بھلا آریہ بتائیں یہ کل پیشنگوئیاں جو ویدوں اپنشدوں اور پرانوں میں ہیں وہ لفظ بہ لفظ پوری ہو رہی ہیں۔ ان کو کس اکبر نے ان کی کتب میں داخل کر دی ہیں۔

انھیں کتب میں لکھا ہوا ہے کہ چن بسویشور جب نجات کا ارشاد کریگا اس ارشاد کی بنا پر ایک شخص تلوار سے وار کریگا۔ تلوار ہاتھ سے گر جائیگی۔ بھلا آریہ بتائیں اس حقیقت کو جس کی شہرت تمام ہندوستان میں ہو چکی ہے۔ کس اکبر نے ان کی کتب میں داخل کر دی ہے انھیں کتب میں لکھا ہوا ہے کہ چن بسویشور کے ہمرنگ (۴۰۰) مرید رہیں گے۔ ان میں ایک مرید مذکور والا جس کا نام میر اور امیر سے شروع ہوتا ہے۔ اور جس پر ختم ہوتا ہے وہ سری ہیچی اور لکھمی ہیچی ہے وہ چن بسویشور کو مالی امداد بہت کریگا۔ دھرم راجہ چن بسویشور کو اپنے شہر میں جگہ دیگا۔ اس کا نام آرمان عثمان ہوگا۔ اس دھرم راجہ کی ترقی چن بسویشور کی دعاؤں سے ہوگی۔ اس کے بعد دھرم گرو چن بسویشور چکرورتی سنہار کریگا۔ اس اوتار کے ذریعہ سے چو طرف اسلام پھیلے گا۔ بھلا آریہ بتائیں ویدوں اپنشدوں اور پرانوں میں ان حالات کو جو لفظ بلفظ حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں کس اکبر نے ان کی کتب میں ان کو داخل کر دی ہیں۔ آریوں کی مقدس کتب کی یہ وہ پیشنگوئیاں ہیں جو اکبر کے چار سو سال بعد پوری ہو رہی ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ویدوں اپنشدوں اور پرانوں کی بشارات کے مطابق ان پیناٰت کے ساتھ ایک موعود کا کھڑا ہونا بتا رہا ہے کہ بشارات کی حد تک یہ کتب تحریف و تصرف سے پاک ہیں جو تحریف کا قائل ہے وہ جھوٹا ہے۔ یہ سب اس وجہ سے ہوا ہے تاکہ وید اپنشدوں اور پران ملاوٹ کے دھبہ سے پاک ہوں اور دنیا کو علم ہو جائے کہ چن بسویشور اوتار حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کے سمندر سے نکلا ہے۔ وہ اپنے وجود سے یہ ثابت کر رہا ہے کہ ویدوں اپنشدوں اور پرانوں میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر پیشگوئیاں ہیں۔ ان کو شہنشاہ اکبر نے نہیں داخل کی ہیں بلکہ اللہ اکبر

لئے داخل کی ہیں۔ تاکہ ہندو قوم کو ہدایت ہو۔ الحمدللہ یہ وہ واحد تریاق ہے جو آریوں کے چڑھائے ہوئے زہر کو کافور کر رہا ہے۔ دعویٰ چن بسویشور کے اعلان کے بعد سیکڑوں علم دوست خدا ترس ہندو مسلمان ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ کاسی کے بڑے سے بڑے منتقی پنڈت ادھر توجہ کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض مسلمان ہوئے ہیں۔ وہ ڈنکہ کی چوٹ سے اپنے مسلمانی کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور ہر برہمن سنگ میں اور آریہ سماج کے جمگھٹ میں گھس جا رہے ہیں۔ خوش ہو جاؤ اے مسلمانو! اب تمام ہندوستان مسلمان ہوگا۔ جو اس میں حصہ لیگا۔ وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

صدّیق دیندار چن بسویشور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

کتاب

تریاق سمِ آریہ

ویدوں میں بشاراتِ حضرت محمدؐ مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ویدوں کے رشیوں نے ذات والاصفات منبع برکات وحسنات رحمۃ للعالمین حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے ذاتی نام محمدؐ سے خطاب کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ عربی زبان کا لفظ سنسکرت زبان میں جس میں حا حطی نہیں ہے۔ بدقت بحذف دال ماممے ادا کیا ہے جس طرح پنجابی زبان جو کثرت سے سنسکرت الفاظ رکھتی ہے عین کو گاف سے قاف کو کاف سے ذ ز ض ظ کو جیم سے اور ف کو پ سے بدل دیا کرتی ہے۔ اور اس میں غیر زبان کے الفاظ ادا کرتے وقت متعدد حروف حذف کر دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً غلام محمد کو گاما۔ فضل الدین کو پھجل دین۔ فضل الحق کو پھجل حقا کہتے ہیں۔ اور معراج الدین کو ماجا اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں۔ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں ہے۔ جو دوسرے زبان کے اسم ذات کو صحیح تلفظ میں ادا کرتی ہو۔ انگریزی زبان کے اسم ذات ابراہام۔ ایزک جیکب۔ جوزف۔ ڈے وڈ۔ سالمن۔ موزس۔ یوحنا کو عربی میں ابراہیم اسحاق یعقوب۔ یوسف۔ داؤد سلیمان۔ موسیٰ اور یحییٰ کے تلفظ میں ادا کرتے ہیں۔ نام محمدؐ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ وہ ایمانی حقیقت رکھتا ہے۔ ایک ایماندار متلاشی حق کو عاقبت کی فکر رکھنے والے کو لفظوں کا ہیر پھیر دقت میں ڈال نہیں سکتا۔ علاوہ اس کے ویدوں کے رشیوں نے آپ کو ماممے کے نام سے پکار کر جن صفات سے متصف کیا ہے ان صفات والا

کوئی انسان آدم سے لے کر آپ تک سوائے ذات مبارک کے کوئی نہیں ملتا۔ آپ کی پیدائش کا مقام مکّہ یا بکّہ ہوتا۔ وہاں مقام ابراہیم کا ہوتا، وہاں بیت اللہ کا ہوتا۔ اس کی صفت یہ کہ وہ ہمیشہ کے لئے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہتا۔ وہ عمارت تیڑھی رہتا۔ اس کے نو دروازے ہوتا۔ اس عمارت میں تین ستونوں پر تین آڑی ناٹیں ہوتا آپ کے عشرہ مبشرہ کا رہنا آپ کا فتح مکہ کے وقت دس ہزار آدمیوں کا ساتھ رہنا۔ اس فوج میں تین سو گھوڑے رہنا۔ یہ ممتاز واقعات اور حالات انگلی سے اشارہ کرکے بتا رہے ہیں۔ کہ اے ویدوں کے حاملین تمہارے ہادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ذیل کے منتر میں جو اتھرن وید کا منتر ہے۔ اس میں نام محمد کے لفظی معنوں سے آپ کو مخاطب کیا گیا ہے اور فتح مکہ کے وقت جو تعداد مکہ والوں کی تھی وہ بتائی ہے۔ وہ منتر یہ ہے۔

इदं जना उप श्रुत नराशंस स्तविष्यते।
षष्टिं सहस्रा नवतिं च कौरम आ रुशमेषु दद्महे ॥१॥

اے لوگو ادب سے سنو تعریف کئے جانے والا تعریف کیا جائیگا۔ ساٹھ ہزار نوّے دشمنوں میں ہم اس کو بچاتے ہیں۔

(اتھرن وید۔ کھانڈ ۲۰۔ منتر ۱)

ذیل کے منتر میں آپؐ کے دس ہزار صحابیوں کے ساتھ مکّہ میں داخل ہونیکا ذکر ہے۔ اس مہم میں آپ کی فوج میں تین سو گھوڑوں کا رہنا اور عشرہ مبشرہ کا ساتھ رہنا مذکور ہے۔ اس منتر میں آپ کا نام مامہے لکھا ہے۔

एष ऋषये मामहे शतं निष्कान् दश स्रजः त्रीणि शतान्यर्वतां सहस्रा दश गोनाम् ॥३॥

اس اللہ نے رشی مامہے کو سو طلائی سکّے یا پارسے اور دس ہار۔ تین سو گھوڑے دس ہزار گائیاں دے ہیں۔

(اتھرن وید۔ کھانڈ ۲۰۔ منتر ۳)

ذیل کے منتر میں بیت اللہ کی تعمیر کی حقیقت پیش کی ہے۔ اور یہ بھی مذکور ہے۔ کہ اللہ خود اس گھر کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس کے یہیں جلوہ گر ہونے کی دلیل ہے۔ اسوجہ سے کہا فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔

ऊर्ध्वो नु सृष्टा३स्तिर्यङ् नु सृष्टा३ सर्वा दिशः पुरुष आ बभूवाँ ३।

بلند بنا ہوا ترچھا۔ اب بنا ہوا سب اطراف میں اللہ جلوہ گر ہے۔ حرم کو جو اللہ کے

جاننا ہے جس وجہ سے پکارا جاتا ہے

पुरं यो ब्रह्मणो वेद यस्याः पुरुष उच्यते
॥२८॥

(اتھرن وید۔ کھانڈ ۱۰ منتر ۲۸)

ذیل کے منتر میں بیت اللہ کا آٹھ چکر اور نو دروازوں کا رہنا اور وہ نا قابل فتح ہونا اور اس کا لازوال ہونا بتایا گیا ہے۔

آٹھ چکر نو دروازے دیوتاؤں کی بستی
نا قابل فتح۔ اس میں لازوال زندگی کا
خزانہ ہے۔ نورانی روشنی سے محیط ہے
(اتھرن وید۔ کھانڈ ۱۰۔ منتر ۳۱)

अष्टाचक्रा नवद्वारा देवानां पूरयोध्या।
तस्यां हिरण्ययः कोशः स्वर्गो
ज्योतिषावृतः ॥३१॥

ذیل کے منتر میں بیت اللہ کی تعمیر میں تین ستونوں پر تین آڑی ناٹیں ڈالے ہوئے رہنے کا ذکر ہے۔

اس لازوال زندگی کے خزانہ میں تین آرے
والے ہیں۔ تین ستون والے ہیں۔ اس میں
جو قابل پرستش روح کل ہے۔ اس کو
تحقیق خدا کی معرفت والے جانتے ہیں۔
(اتھرن وید۔ کھانڈ ۱۰۔ منتر ۳۲)

तस्मिन् हिरण्यये कोशे त्र्यरे
त्रिप्रतिष्ठिते।
तस्मिन् यद् यक्षमात्मन्वत् तद् वै ब्रह्म
विदो विदुः ॥३२॥

ذیل کے منتر میں بیت اللہ کا زندگی بخش ہونا اور نا قابل فتح ہونا اور وہاں مقام ابراہیم کے ہونے کا ذکر ہے۔

روشن آسمانی برکات سے گھری ہوئی
بستی کو زندگی بخش نا قابل فتح مقام کیا
ابراہیم نے۔ (اتھرن وید۔ کھانڈ ۱۰۔ منتر ۳۳)

प्रभ्राजमानां हरिणीं यशसा संपरी
वृताम्।
पुरं हिरण्ययीं ब्रह्मा विवेशापराजिताम
॥३३॥

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات ویدوں سے پیش کرنے کے بعد اب میں اپنشدوں سے بشارات پیش کروں گا۔ کیونکہ ہندوں کے پاس ویدوں کے بعد اگر کسی کتاب کا تقدس ہے تو وہ اپنشد ہیں۔ یہ اپنشدیں آٹھ سو کی تعداد میں ہیں۔ ہر ایک کا الگ الگ مصنف ہے۔ ان مصنفوں میں سب سے زیادہ مقدس مصنف ہے تو وہ ویاس مہارشی ہیں۔ لہذا میں اس مقدس انسان کی اپنشد سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات

پیش کرونگا۔ قبل اس کے کہ میں ان شلوکوں کا ذکر کروں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ دنیا کو بتاؤں کہ ہندو قوم مہارشی ویاس جی کو اپنشدوں کے رشیوں میں درجہ اول میں کیوں رکھا ہے۔ اور اس رشی کو وید ویاس کیوں کہتے ہیں۔ آپ درجہ اول میں قابل احترام اس وجہ سے ہیں۔ کہ آپ کرشن جی کے خلیفہ اول ہیں۔ اور ویاس جی نے ہی اٹھارہ پُران لکھے ہیں۔ بعض لوگ ان اٹھارہ پرانوں کو الہامی مانتے ہیں ان اٹھارہ پرانوں میں سب سے اعلیٰ پایہ کا پران بھوشیہ پران ہے۔ یہ پران عجیب وغریب حیرت انگیز پیشنگوئیوں سے بھرا ہوا ہے۔ یہ وہ ذخیرہ ہے۔ جس پر ہندو دنیا کو ناز ہے۔ اسی رشی کو وید ویاس اسوجہ سے کہتے ہیں کہ یہ چاروں وید جو باب واری تقسیم میں نظر آتے ہیں۔ وہ اسی رشی کے مرہون منت ہیں۔ اس عمل سے اسی رشی کے تبحر علمی کا اندازہ لگتا ہے۔ اس مہارشی کے علمیت کا اندازہ ناظرین اس سے بھی کر سکتے ہیں۔ کہ میں نے کنڑی میں جگت گرو (سرور عالم) جو کتاب لکھی جس کے تیس معیارات ہیں۔ حجم دوسو صفحات سے زیادہ ہے۔ اور جس کے دو معیارات کا ترجمہ اردو میں ہوا ہے۔ وہ اس رشی کے ایک شلوک پر لکھی ہے۔ اس رشی نے ایک شلوک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال کی تعریف کی ہے۔ وہ شلوک یہ ہے۔

ब्रह्म कृत शिव महम्मनामम्
मृतुंजय सुक्ष्मतनुर्व्यापी जगद्गुरुः
(भविष्य पुराण)

رحمانی صفات سے معمور اللہ کے ہزار ناموں کا حامل حیات النبی لطیف جسم سے تمام دنیا میں بھرا ہوا جو ہے وہ جگت گرو ہے۔ (بھوشیہ پران)

اس مختصر سی سوانح عمری کے بعد ذیل میں میں اس رشی کا وہ شلوک پیش کر رہا ہوں جس میں اس عارف ہندو نے ہندوؤں کو تاکید کی ہے۔ کہ اے ہندو! اگر تم نجات پانا چاہتے ہو تو دھرم گرو محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دامن پکڑو۔ یہ شلوک اس کتاب میں ہے۔ جو بھوشیہ پران سے مرتبہ میں بڑھی ہوئی ہے۔ اس کو ویاس اپنشد کہتے ہیں۔

یہ شلوک ویاس جی نے اس وقت کہا ہے جب ان کے شاگرد رشید سوت جی نے ہندو قوم کی نجات کا راستہ دریافت کیا تھا۔ سوت جی کا سوال حسب ذیل ہے۔

त्वया खलु पुराणानी सेतिहासा
नी चनघभाख्याता नन्यद्यानानीधर्म
शास्त्रानि योन्भूत ॥

اے ویاس جی آپ نے پران تاریخ
وید ویدانت اور دہرم ساشتر ان سب
کا نچوڑ نکال کر آتما کے کلیان (نجات)
کے لئے کیا سوچا ہے۔

حسب ذیل الفاظ میں ویاس رشی نے سوت جی کو جواب دیا ہے۔

येमानवा विगत राग परावरज्या:
मोहम्मदं धर्मगुरु सततं स्मरंति
ध्यानेन तेन हत कल्मष्म चेतना स्ते
मातु पयो धररसम् न पुनः पिबंती.
(व्यासोपनीशद.)

جو انسان غصّہ کی برائیوں کو
چھوڑ کر اور سب سے منہ موڑ کر اقوامِ
عالم کے ہادی محمدؐ کو ہر دم یاد کرتا ہے
تو اس دعصیان سے اسکی جان کا اندھیرا
دور ہوتا ہے۔ اس کو نہ پنر جنم ہوگا اور
نہ وہ دوبارہ ماں کا دودھ پیئیگا۔
(دویاس انپشد)[1]

جب ویاس جی کے شاگرد رشید سوت جی مہاراج اپنے گرو ویاس جی سے
گیان (ایمان) کے بارے میں سوال کیا اور اطمینان بخش جواب ملا اس کے بعد
کرم (عمل یا دستور) کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ ہم کس دین کی اتباع کر کے نجات
حاصل کر سکتے ہیں؟

अपार संसार समुद्र मध्ये सम जस्तेम
शरणं किमस्ती गुरोकृपालो कृपया
वंदतम्

اے گرو مہاراج یہ سنسار کا سمندر
جس کا کنارہ نہیں لگتا۔ اس سمندر سے
اگر کوئی پار ہوا چاہے وہ کس دین
کے سہارا سے پار ہو سکتا ہے۔

ویاس جی نے جواب دیا

ईस्लाम धर्मबुजा दीर्घं नौका

اسلام دہرم کا جو عظیم الشان
جہاز ہے اس پر سوار ہو کر ہی اسس
سمندر سے پار ہو سکتا ہے۔

---

[1] اس کتاب میں صرف یجروید کے منتروں کی تشریح اور ویاس اپنشد اور ویاس کرت بھوشیہ گنان کے حوالے کاسی کے مشہور پنڈت رنگا چاریہ جانیہ نام عبداللہ صاحب کے تحقیق کئے ہوئے ہیں باقی حوالے اطہر وید اور بھوشیہ پران کے ہمارے تحقیق کئے ہوئے ہیں

نامِ احمدؐ کی نورانیت اور روحانیت کا ذکر

سری رام جی کی زبان سے

ہنومان جی نے رام جی سے پوچھا حضور نماز کس طرح پڑھنی چاہئے۔

آپ نے فرمایا۔
پہلے قیام[1]۔ دوسرا سجدہ۔ تیسرا قعدہ
چوتھا آدھا چاند یعنے رکوع۔
پانچواں۔ نکتہ میں غیب ہو جائے
(مراقبہ) بھی جوتی یعنے نور کی صورت ہے
(سری رام تنو امرت)

प्रथमं तारकम् चैव द्वितायं दंड
मुच्यते तोतयम् कुंडलाकारम् चतुर्थम्
चंद्रकम पंचमं बिंदु संयुत्त ॐ मित्ये
ज्योतिकम्
(श्रीराममन्त्र अमृत)

کائنات عالم کی ہر شئے اسلامی نماز کی حالتوں سے کسی نہ کسی حالت سے مطابقت ضرور رکھتی ہے۔ اور نماز اسلام نور ہے۔ اور ارشاد رب ذوالجلال ہے۔ اللہ نور السمٰوات والارض۔ اس نور کا مجسمہ ذات احمد ہے۔ اس حقیقت کو ظاہر کرنے کیلئے سری رام جی نے قیام کے بعد سجدہ بتایا۔ اس کے بعد قعدہ اور اس کے بعد رکوع۔

ذات احمد کی نورانیت کو مہارشی ویاس جی نے اس طرح بیان کی ہے

الف سے روح اور جان اور جسم
کی وحدت قائم ہو ح سے اس کا مالک
بنکر جزا و سزا دینے والا بنا۔ میم سے کائنات
عالم بنا۔ دال سے دینے والا بنا۔
(ویاس اپنشد)

अकारे अलंतुम्य हकारो तनन
मिती मकारो माया ब्रह्मांड दकारम्
दत्यंतिला

---

[1] قیام کی حالت میں رام جی نے پانچ درجے بتائے ہیں یعنے قیام کے وقت نظر آسمان کی طرف رہے یا زمین پر یا درمیان میں اور جسم کے فروج کو کام سے معطل کرے۔ اور خیالات کو ضبط کرے

ذیل کا شلوک سری کرشن جی کا جو سری کرشنا لیلا کلپ درم میں لکھا ہوا موجود ہے۔ عجیب درعجیب راز کا انکشاف کرتا ہے۔ اس سلوک کی گہرائی زبردست حقیقتوں کو اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس سے ہادیاں اقوام کا اپنے اقرار لَتُؤمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنصُرُنَّهٗ کا پورا کرنا نظر آتا ہے۔ اور اس سے شان اسلام اور شان حضور انور سرورِ انبیا سید المرسلین صلعم نظر آتی ہے۔ اس میں اقوام ہند کو یہہ سبق ہے کہ جبتک ان کے سب سے بڑے اوتار نے حضور انور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے اور خدمت اسلام نہیں کی ان کو نجات نہیں ملی یہہ اقوام ہند اسلام سے الگ رہکر کس طرح نجات پا سکتی ہیں۔ وہ معاملہ یہہ ہے کہ ویدویاس جی نے ہادی سری کرشن جی کو حضور انور حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلعم کی خدمت کی آرزو وتمنّا اور بے قراری دیکھکر دریافت کرتے ہیں اے میرے ہادی وہ دہرم گرو جنکا نام جگت گرو ہے آخیر زمانہ میں ظاہر ہونگے آپ ان کے دہرم کی اور انکی خدمت کس طرح کروگے آپ صاف الفاظ میں جواب دیتے ہیں میں اس ذات بابرکت کے زمانہ میں عمر کے روپ میں آکر خدمت کرونگا۔ وہ شلوک یہہ ہے۔

पुनरं अगस्यामी हेतातउमर
स्वरूपेना अहम्
(श्रीकृष्ण लीला कल्पद्रुम)

اے بھائی میں دوبارہ آونگا تو عمر کا روپ لیکر آونگا۔
(سری کرشنا لیلہ کلپ درم)

ذیل کا منتر گامتری منتر ہے۔ جو ہند و دنیا کا مشہور منتر ہے اس میں مدینہ کا لفظ ہے جس کو متعصب برہمن چھپاتے ہیں یا سادہ سیدھا کلام ایک ایک کو دو حصوں میں تقسیم کرکے یعنے مدینہ کے میم کو ما قبل لفظ کے آخیر حرف مدغم کرکے دینہ پڑھتے ہیں نہ عبارت دس بات کی اجازت دیتی ہے اور نہ مطلب ہے ہم میم کو دنیہ سے ملاکر پڑھتے کی وجہ رکھتے ہیں۔ وہ یہہ کہ اس منتہ میں اس ابتدا تا انتہا حضور انور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا نام آتا لازمی ہیں آپکے دین اسلام کا ذکر ہے۔ ایسی

صورت میں آپ کے شہر مدینہ کا نام آنا لازمی بات ہے ۔ اس کے علاوہ ماقبل کے لفظ شانتم کو شانت ہم اس وجہ سے پڑھتے ہیں کہ اس کے آگے اسی منتر میں شانت بغیر میم کے آیا ہے۔ علاوہ اس کے اس مقدس منتر کو گائی کا تقدس کرنیوالوں نے زبردستی گائی کے منتر سے اسکو مشہور کیا ہے۔ حالانکہ گائی کو گائتری سے کوئی لفظی تعلق ہے اور نہ معنوی۔ یہہ منتر علم موسیقی گانے سے تعلق رکھنے والا ہے۔ کیونکہ اس میں سات سور ہیں وہ منتر حسب ذیل ہے۔

ॐ भूर्भुवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यं
भर्गो देवस्य धीमहि । धियो यो नः
प्रचोदयात् तच्चक्षुर्देवहितं पुरस्ताच्छु
क्रमुच्चरत् पश्येम शरदः शतं जीवेम
शरदः शतं शृणुयाम शरदः शतं प्रब्र
वाम शरदः शतमदीनाः स्याम शरदः
शतं भूयश्च शरदः शतात् ॥

اوم آسمان اور زمین اور ہم لوگ
اس سورج کے برابر روشنی رکھنے والا
جو دیو ہے اور وہ جو سب دنیا کو پالن
کرتا ہے۔ جس سے اس جان میں عرفان
پیدا ہوتا ہے ہم اسکی عبادت کرتے ہیں
غیر کی نہیں جس نے دنیا کو پیدا کیا وہ نور
ہے۔ وہی نور تمہاری بھلائی کیلئے قوی
اور عزیز بنکر آیا ہے تم اس پر درود پڑھو
اس سنسار میں اگر سیکڑو برس وہ بصیر
رہے۔ سیکڑو سال تک وہ سمیع رہے
اور سیکڑو برس تک وہ اپنے کلام سے
ہادی رہے۔ شام کے ملک کے شہر
مدینہ میں وہ سیکڑو برس تک آرام پاتا رہے
تیری تعریف دنیا میں دائم قائم رہے

ذیل میں تیتری اپنشد کا منتر دیا جاتا ہے۔ جس میں نام احمد اور محمدؐ کی عظمت اور شان کا ذکر ہے ۔ اس اپنشد کو آریہ بھی مانتے ہیں۔ اس میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ احمدؐ اور محمدؐ سے یہہ کل منڈان پیدا ہوا۔

अधच्यते तीच भुतानी तस्नादक्षं
तवुच्यते अहमक्षं महमक्षं अहमक्षादो
महमक्षादो अहमक्षाद:
(तैत्रा उपनिशद)

ابتدا میں جس وجود سے یہہ کائنات
عالم بنا اور جس سے اس کا اعادہ ہو
رہا ہے۔ اس کا نام احمد اور محمدؐ ہے
وہ اپنے ساتھ ہر شئی کی ربوبیت کا سامان
رکھتا ہے۔
(تیتری اپنشد)

ذیل کے شلوک میں وید ویاس نے نام محمدؐ سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمایا ہے۔ یہہ بھوشئے پران ہے۔ اس پران میں پیشنگوئیوں کا عظیم الشان ذخیرہ ہے۔ تقریباً وہ سب اسلام کے بانی کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔

एतस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ आंचार्य्येण
समन्वित: ।
महामद इति ख्यात: शिष्यशाखा
समन्वित: ॥ ५ ॥
(भविष्य पुराण का. ३. अ. ३)

اتنے ہی میں ملیچھ غیر زبان یا غیر ملک کا
معلم روحانی خطاب والا محمدؐ نام سے
معروف شاگردوں اور اصحاب کے ساتھ آیا
(بھوشئے پران کھنڈ ۳ ادھیائے ۳)

ویاس جی نے اپنی اپنشد میں صاف الفاظ میں بتایا ہے کہ یہہ کائنات عالم جہاں سے پیدا ہوا ہے اور جہاں سے اس کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور یہہ کل منڈان جہاں فنا ہو رہا ہے اس مقام کا نام محمدؐ ہے۔ وہ شلوک یہہ ہے۔

इदं अवात: अत: जतयामी तत्र
मोहम्मदेनी प्रतीपादयनं
(व्यासोपनीशद.)

یہہ جگت جہاں سے پیدا ہوا ہے اور
وہ پالا جا رہا ہے اور جہاں فنا ہو رہا ہے
اس مقام کا نام محمدؐ ہے۔
(ویاس اپنشد)

ذیل میں جو شلوک لکھا گیا ہے۔ اس میں حضور انور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب قرآن کریم جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْن۔ یعنے یہہ کتاب انبیاء ما سبق کی کتب میں موجود ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن کی عظمت کے متعلق فرماتا ہے۔ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ۔ ابتداء قرآن کریم لوح محفوظ میں تھا وہ جزءً جزءً سابقہ الہامی کتابوں میں نازل ہوا اور نبوت کے خاتمہ کے زمانہ میں نبی آخر الزمان سید المرسلین پر قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوا۔ اسی مضمون کو ویاس جی نے اس طرح بیان کیا ہے۔

इतीहास पुराणं छंदान नराशपी
इंजीलम् जब्बूरं तौरेतानी सर्वानीसत्या:
तद कुरानं नामकं ग्रंथं सअगच्छती
(व्यासोपनीशद)

تاریخ پران وید اپنشد انجیل زبور تورات سب سچے ہیں ان سب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے کہا وہ کل قرآن نام والی کتاب سے آئی ہیں۔ اور وہ آئیگا۔ ویاس اپنشد شرتی سے کہند سے

اب میں ذیل میں اس اپنشد کے حوالہ سے حضور انور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور آپ کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو پیش کر رہا ہوں جو اپنی صاف بیانی کیوجہ سے آریوں کے پاس سخت بدگمانی کا شکار رہا ہے اس اپنشد کا نام اللہ اپنشد ہے جو اللہ کے نام سے موسوم ہے اور لفظ اللہ عربی زبان کا ہے۔ بشارات کی بنا پر اس اپنشد کے رشی نے لکھا ہے۔ ان تمام حقایق پر پردہ ڈالنے کیلئے آریہ سماجیوں نے ہندوؤں کو یہہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ یہہ اپنشد جو عربی زبان کے لفظ سے موسوم ہے وہ یقیناً شہنشاہ اکبر نے محض تبلیغ اسلام کیلئے کسی پنڈت سے لالچ دیکر لکھوائی ہے۔ واقعی ان شلوکوں کے الفاظ ایسے ہیں جس سے بدقت معنے نکلتے ہیں۔ جس سے یہہ شک ضرور پیدا ہوتا ہے۔ اس شک کو ایک حد تک رفع کرنیکے لئے ہم دیکھتے ہیں کاسی میں ایک نسخہ اس کا موجود ہے جس پر شہنشاہ اکبر سے چھ سو سال پیشتر کی تاریخ اس پر لکھی گئی ہے۔ آریہ کے اس

شک کا جادو اس قدر گہرا ہوا کہ ہم دیندار انجمن کے مبلغین جن کا طرز تبلیغ من کل الوجوہ ویدوں اپنشدوں اور پرانوں کی بشارات سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے بھی اس شک کی وجہ سے ویدوں اپنشدوں اور پرانوں کی ان بشارتوں کو جن میں محمد اور احمد ہے اور خصوص اس اللہ اپنشد کو جسمیں کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ بکلی چھوڑ دیا تھا۔ واقعی یہہ ایسا زبردست وسوسہ پیدا کیا گیا ہے۔ جس کا اندفاع نہ تاریخوں کے حوالوں سے ہوسکتا تھا اور نہ کتب کی پوسیدگی سے۔ اور نہ اسکی برقراری تعظیم وتکریم سے اور نہ زبان کی قدامت سے یہی وجہ تھی کہ ہم مبلغین نے جو اس فن کے کمال درجہ کے ماہر ہونیکے باوجود ان منتروں اور شلوکوں کو بکلی چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ ہمارے پاس آریوں کے اس اکبر والے شک کا کوئی جواب نہیں تھا۔ چونکہ شیطان کا کید ضعیف ہوا کرتا ہے۔ اس کے کافور ہونیکا وقت آیا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے بندوں پر مہربان ہوکر اس شک کو اس طرح جڑ سے اکھاڑ کر پھینکا کہ اب وہ کسی وقت سر اٹھا نہیں سکتا۔ وہ اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے چند ماہ پیشتر کاسی کے ایک ایسے پنڈت کو خواب دکھا کر میرے دعوئی چن بسویشور کا دیوانہ بنا کر بھیجا جو کاسی کا منتہی عالم ہے اور وہ ایک نامور پنڈت جن کا نام کالورام ہے ان کا یہ اکلوتہ ایک بیٹا عطاء رسول کا عطیہ ہے۔ اس پنڈت کے پاس کاسی کالج کی انتہائی ڈگریاں ہیں۔ یعنے پہلی ڈگری سری مد وید مارگ پر ارتھنا چاریہ۔ دوسری ڈگری ویاکرن ستیاوت۔ تیسری ڈگری۔ جوتسی۔ چوتھی ڈگری النکار۔ پانچویں ڈگری بھوشنہ گنانی ان ڈگریوں کے علاوہ مہاراجہ بنارس نے انکو رسرتج اسکالر کی ڈگری دی ہے۔ اس پنڈت نے اپنے خواب کے اشارہ پر ویدوں اور اپنشدوں اور پرانوں کی بشارات والے زمانہ حال کے اوتار چن بسویشور یعنے اس فقیر کو پایا اور پروانہ وار میرے پاس آیا اور تصدیق کرکے قدم چوما اور اسلام قبول کیا نام زنگا چاریہ تھا۔ میں نے نام صبغۃ اللہ رکھا۔ اس نے ہمکو بتایا کہ چن بسویشور کی بشارات ویدوں اور اپنشدوں اور پرانوں میں بے شمار ہیں۔ اس نے منتروں اور شلوکوں کا ذخیرہ پیش کیا۔ جو ذیل میں درج ہیں۔ اب تک ہم سمجھ بیٹھے تھے کہ چن بسویشور کو وید و اپنشد والوں سے کیا تعلق اس کی بشارات دکن کی ڈراوڈی اقوام کے وچنوں میں ہی ہیں۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ویدوں اُپنشدوں اور پُرانوں میں متعدد منتر اور شلوکیں ایسے ہیں جن میں واضح طور پر جن لسویشور کا لفظ اور از ولادت تا وصال اس کے بیّن حالات موجود ہیں۔ جن کو دیکھکر دل نے پکار کر کہا کہ اب آریوں کا جادو کافور ہوگیا اور مغالطہ اور شکوک کے انجکشن سے ہندو جسم جو مسموم کیا گیا تھا وہ اس تریاق سے بکلّی صحت یاب ہو گا۔ اور اس ضمن میں انشاء اللہ تعالیٰ کل ہندوستان مسلمان ہو گا۔ کیونکہ جن لسویشور اوتار جو ان کا منتظر موعود ہے اپنے تمام بشارات والے نشانوں کے ساتھ موجود زمانہ میں زندہ اور جاگتا ڈنکہ کی چوٹ سے اعلان کرتا ہوا میدان میں خم ٹھوک کر ہر مخالف کو مقابلہ کے لئے للکارتا کھڑا ہے اور وہ اپنے وجود سے یہ استدلال کر رہا ہے کہ اے ہندوو! تمہارا ایشور اوتار جب تک وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو کر دین اسلام کی خدمت کے لئے نہیں کھڑا ہوا تب تک اس کو نجات نہیں ملی۔ اب بھلا آپ کس بھروسہ پر اور کس گھمنڈ یہ تصوّر باندھ بیٹھے ہو کہ کیا اپنے دھرم کے دستور کی پابندی میں اپنے مقرّر کردہ سلوک کے مدارج طے کر کے نجات پا سکتے ہو؟ الحمدُ للہ اس اوتار نے اسلام کی خدمت ہندوں کے حق میں یہ کی جو بشارات اسلام اور بشارات ذات بابرکت حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم اور بشارات مکہ معظمہ جو ویدوں اُپنشدوں اور پُرانوں میں بطور حجۃ البالغہ ہیں ان پر آریوں نے شکوک کے جو پردے ڈالے تھے اسؔ نے اپنے وجود کے ظہور سے یک لخت اٹھا دئے اب آریوں کو بھی سوائے قبول اسلام اور بصورت انکار سوائے ندامت اور شرمندگی کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اب وہ یہ کہہ نہیں سکتے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ و سلم کی اور اسلام کی بشارات شہنشاہ اکبر نے اپنے زمانہ میں چال بازی سے ویدوں اُپنشدوں اور پُرانوں میں ٹھوس دی ہیں۔ اس تمہید کے بعد اب میں اللہ اُپنشد کے وہ بشارات والے شلوک لکھتا ہوں جن میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے اور کمال درجہ کی اسلام اور بانی اسلام کی تعریف کی ہے۔ ان شلوکوں کے بعد ویاس جی کا ایک سلام لکھا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد دوسرا باب شروع ہو گا۔ جو خادم خاتم النبیّن ویندارچن بسویشور کے نام سے موسوم ہے۔

अस्माल्लां इल्ले मित्रावरुणा दिव्यानि
धत्ते ॥ इल्लल्ले वरूणो राजा पुनर्दुदुः॥
हया मित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो
मित्रस्ते अस्कामः ॥ १ ॥

होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्र महासारिंद्रः
अल्ला ज्येष्ठं श्रेष्ठं परमं पूर्णं ब्रह्माणं
अल्लाम ॥ २ ॥
अल्लोरसूल महामदरकबरस्य अल्लो
अल्लाम ॥३ ॥
आदल्लांबूकमेककम ॥ अल्ला अल्लाबूक
निखातकम ॥ ४ ॥
अल्लो यज्ञेन हुतहुत्वा ॥ अल्लां सूर्य चन्द्र
सर्वनक्षत्राः ॥ ५ ॥
अल्ला ऋषीणां सर्व दिव्यां इन्द्राय पूर्व
माया परमन्त रिक्षाः ॥ ६ ॥

अल्लः पृथिव्या अन्तरिक्षां विश्वरूपम् ।७।

इल्लां कबर इल्लां कबर इल्लां इल्लल्लेति
इल्लल्लाः ॥८॥

ओम् अल्लाइल्लल्ला अनादि स्वरूपाय
अथर्वणाश्याम. हुं ह्रीं जनान पशुना

میں ہوں خداوند موجد خداوند پانی یعنے
اصل شے کا عمدہ طور پر بنانیوالا جہاں کو میں
فنا کرنیوالا میں پانی یعنے مادہ کا راجہ پھر میں
قیامت میں پیدا کرنیوالا ہوم یعنے قربانی
کا مالک میں موجد میں فنا کرنیوالا پس خداوند
میں پانی یعنے اصل شے کا مالک نور اور عشق
کا مالک ہستی کا اندر رہا اندرون کا اندر میں
موجد میں زور آور اور رہا زور آور میں عمدہ
میں پورا میں برہم میں خداوند میں موجد
میں رسول اللہ میں محمد زور آور کون برابر کا
میرے۔ میں موجد میں خداوند ازلی خداوند مارنیوالا
اس کا کون ہے ایک ہی موجد مارنیوالا اس کو
کا کون جانا۔ میں موجد جگ کا مالک چرخ گردوں
میرے ہی نام سے ہے۔ خداوند خود سورج
ہوں چاند اور سارے نچھتر کا میں موجد میں
رشی نام والا سارے آسمان کا میں مالک
میں پورا مایا میں عمدہ میں سب سے دور میں موجد
میں خود زمین میں سب کے قریب میں جہان کا
روپ میں عمدہ جہاں بنانیوالا۔
میں فنا کرنیوالا میں پانی یعنے اصل
شے کا راجہ۔ میں عطا کرنیوالا جہاں کو وجود
قیامت کا میں مالک کون برابر کا میرے۔
میں خداوند میں فنا کرنیوالا پس میں فنا کرنیوالا
میں اوم میں اللہ میں فنا کرنیوالا احدیت
کے روپ والا۔ میں اتھرن وید و سام وید کا

روپ ہوں یہہ الفاظ و منتر کے نیچ ہیں۔ آدمی چوپایہ عمدہ لوگ پانی کے جانور جو نظروں سے اوجھل ہیں اثبات حق میں بے ایمان کو قتل کر ڈال اس منتر سے رسول اللہ محمد زور آور سے کون برابر کا ہے میں موجد ہیں خداوند میں فنا کرنیوالا۔ پس اللہ کی حمد و ثنا پوری ہوئی
(اللہ اپنشد)

मित्राम जलचरान् अदृष्टं कुरु कुरु फट ॥९॥
असुर संहारिणी हु ह्रीं अल्लोरसूल महमदरकबरस्य अल्लोअल्लाम इल्लल्लेति इल्लल्ला ॥

ویاس مُنی نے سچّے معتقدانہ رنگ میں حضور انور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت سے اشعار لکھے ہیں آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو سلام لکھا ہے وہ ذیل میں درج ہے۔

سلام ہو چاند کے جیسے شکل والے کو سلام ہو محمد کو۔ سلام ہو شیر کی طاقت رکھنے والے کو۔ سلام ہو مالک کی طاقت رکھنے والے کو۔ سلام ہو رحیمی طاقت رکھنے والے کو (ویاس اُپنشد)

मनासोमेययो देवहयो नम नम मोहम्मदायच नम बीमायच नम उम्रायच नम शांताय
(व्यासोपनीशद)

دوسرا باب

خادمِ خاتم النبیّن دیندار چن بسویشور

اس کتاب کا نام تریاق سمِ آریہ جو رکھا گیا ہے اس کی حقیقت اس باب سے ظاہر ہوگی وہ یہ کہ آریہ سماجیوں نے جو تقریباً ایک صدی سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے دلوں میں اپنے کذب بیانی سے یہ شک پیدا کر دیا تھا کہ اسلام اور اسلام کے بانی کی ذات کی نسبت جو بشارات ویدوں اپنشدوں اور پرانوں میں نظر آتی ہیں۔ وہ کل کے کل شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں اس کے اشارہ سے بعض ہندو تا مسلمان سنسکرت والوں نے یا بعض لالچی برہمنوں نے مذکورہ بالا کتب میں انکو داخل کر دی ہیں آریوں کا یہ زہر ہندوؤں کے دل و دماغ میں اس قدر تیزی سے پھیل گیا کہ آناً فاناً کشمیر سے لیکر راس کماری تک سب ہندو آریوں کے ہم نوا ہو گئے اس حالت میں ایک صدی گذرنے نہیں پائی تھی اللہ تعالیٰ نے اس زہر کو زائل کرنیکے لئے غیرت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر سے ایک انسان کو آریوں کے مستند کتب کی بشارات والا منتظر موعود کھڑا کیا! وہ دیندار چن بسویشور ہے جس کو دیکھکر وہ مبہوت ہو گئے ہیں ان کے سب سے بڑے گرو پنڈت لچھمن جو سکرٹری آریہ سماج لاہور انہوں نے چودہ سال پیشتر میرے خلاف ایک کتاب نقلی چن بسویشور لکھی ہے مگر وہ اب تک اصلی چن بسویشور نہ پیش کر سکے۔ اس کتاب کا دوسرا نام انہوں نے خنجر ظالم رکھا ہے۔ حالانکہ میرے وجود نے اس کے زہر کا تریاق بنا اور ابر کرم کیطرح ہندوؤں پر برس رہا ہے۔ سینکڑوں لائق اور سمجھدار ہندو مسلمان ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آریوں کے نظر میں یہ خنجر ظالم ہے۔ رحم ظلم کی صورت میں نظر آرہا ہے۔ کیونکہ وہ پھوٹ کے حامی ہیں اور یہ فقیر ملاپ کا دلدادہ ہے۔

آریہ سماجیوں نے اپنی کذب بیانی دہوکہ دہی سے ہندو دنیاکو برسوں کی کوشش سے جو زہر چڑہایا تھا وہ اس کتاب کے مطالعہ سے آناً فاناً اتر جاے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ پھروہ دور ہندو دنیا کے مسلمان ہونے کا شروع ہوجائے گا۔ جَاءَ الحق وزھق الباطلُ انّ الباطل کان زھوقا۔ ذیل میں یجروید کا وہ منتر لکھا جارہاہے۔ جسمیں اعادہ اسلام کا ذکر ہے۔ اس منتر میں بتایا گیاہے زمانہ کے فتنہ کیوجہ مسلمانوں میں ۷۲، فرقے بنکر حقیقت اسلام پر جو پردہ پڑاہواہے۔ جس سے آریہ اور عیسائی اور جینی وغیرہ دیگر مذاہب کو اعتراضات اور نکتہ چینی کا موقع ملاہے اس پردہ کو جن بسویشور اٹھائے گا۔ اور اسلام کا چہرہ دنیاکو دکھائے گا۔ اس منتر اس بیان میں من وجہ یہہ توجیہہ ہوسکتی ہے کہ آریوں نے ویدوں اور اپنشدوں اور پرانوں کی بشارات پر اپنی کذب بیانی سے جو پردہ ڈالاہے اس پردہ کو جن بسویشور اٹھاے گا۔

اس منتر میں اس حقیقت کا بھی اظہار ہے کہ خلفاء راشدین کے بعد جس قدر بھی خلیفے منتخب ہوے وہ کل دنیاداروں کے مشوروں سے ہوئے آخری زمانہ کا خلیفہ جو علیٰ منہاج نبوت ہوگا۔ اس کو دیندار لوگ یعنے جن بشویشور اور جن بسویشور کے ساتھی انتخاب کریں گے۔ مطابق اس بشارت کے الحمدللہ میں اور میرے ساتھی ہی کام کررہے ہیں

ये ते पंथ्या: सवित : पूर्व्यासो
ऽरेणव: सुकृता अन्तरिक्षे । तेभिर्नो
अद्य पथिभि: सुगेभी रक्ष च नो आधि
च ब्रूहि देव ॥२७॥

قدیم زمانہ میں عالم لوگوں نے جو سچا مذہب اختیار کیا تھا۔ وہ مذہب جو آسمان سے اترا ہے۔ اے جن تو اسکو آج اس زمین پر قائم کر اور ہمکو اس راہ کی ہدایت دے اور ہمارے لئے پناہ دینے والا ایک بادشاہ قائم کر۔ (یجروید۔ باب ۳۴۔ منتر ۲۷)

ذیل کے منتر میں اس بادشاہ کا نام عثمان مفتوح العین آیا ہے اور اسکی تفسیر میں برہمنوں نے دوسری قراءت مضموم العین بھی لکھی ہے۔ یہہ بادشاہ زمین پر علوم دینی دوبارہ جاری کرے گا۔ وہ منتر یہ ہے۔

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान्

آگ کے برابر تجلی رکھنے والے ہمارے

(श्रवणाधिक सुश्रेण प्रत्ययसुपं नत्र ह्रीतियं) विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्‌ युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नम उक्तिं विधेम ॥१६॥

دیوتو دکہا اچھا راستہ اور عالم عثمان جو ہے اسکو زمین پر قائم کر۔

ذیل کے منتر میں یہہ اشارہ ہے کہ چن کے نام کے ساتھ بسوا یعنے عبد بھی ہے جو ایشور کا عبد ہے۔ یعنے بسویشور ہے۔ یعنے دکن کے رشیوں اور منیوں نے جو مجھے چن بسویشور کے نام سے پکارا ہے۔ اسی نام سے ویدوں نے بھی خطاب کیا ہے۔ اور گھوڑے کی سواری خصوصیت میں پیش کی ہے۔ دکن کے اولیا، اللہ نے بھی لکھا ہے کہ چن بسویشور نیلے گھوڑے پر یا سبزہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے گا۔ یہہ میری سواری کے کمال کیطرف اشارہ ہے اور بچپن میں بڑے باتیں بولنے والا لکھا ہے وہ میرے رویائے صالحہ کیطرف اشارہ ہے۔ بچپن سے ہی میرے خواب سچے ہوتے آئے ہیں۔

अप्रक्षतीसश्विना वाचमस्मे कृतं नो दस्रा वृषणा मनीषाम्। अद्यत्येऽवसे निहृये वां वृधे च नो भवतं वाजसातौ ॥ २९ ॥

اے کرم کے کرنیوالو اے ایماندار واپنے منہ سے بولو کیا کیا نہیں ہم نے اس کو اور کیا رکہا نہیں۔ ہم نے دل میں اسکو بیل کو دیکھنے کے لئے اور ظہور کرتے ہیں۔ ہم اس بات سے کیا وہ نہیں کھلائے گا۔ چھوٹے پنے میں بڑا چن بسویشور) گھوڑے کے پیٹھ پر بیٹھ کر
(یجر وید باب ۳۴۔ منتر ۲۹)

دیاس جی نے ذیل کے شلوک میں میرا حلیہ اور لباس اور نصب العین اور ہاتھ کے نشانات لکھے ہیں۔

श्रीवत्स हस्तं सितश्याम सुत्रं काषायवस्त्रं ललवुघेव केशंरथांग विशु लांग किलश्याहु हस्तं चक्रेश्वरं हस्तं

تین عالموں کا واقف اللہ کیطرف بندوں کو لگانیوالا۔ گیروے رنگ کا کپڑا پہننے والا۔ اس کے لمبے لمبے بال ہیں ہاتھ میں

چکرا ور ترشول ہے (ہاتھ میں اس قسم کے لکیر نمودار ہیں) ایسے چن بسویشور کو میں سلام کرتا ہوں۔

शरणं प्रणामी
(व्यासो कृत भविष्यज्ञान अ० १)

(ویاس کرت بھوشیہ گناں پہلا باب)

ذیل کے شلوک میں ویاس منی نے میرے پیدائش کا مقام دکن بتایا ہے۔ جو واقعی ہے اور اس میں میری شادی جو تالیکوٹہ میں ہوی اس کا ذکر ہے اور اس بیوی کی عدیم المثال صفت یعنے زوجیت کے زمانہ میں میرے کسی معاملہ میں چین بجبیں نہیں ہونا جس کا میں ذکر اپنے معتقدین میں کیا کرتا ہوں، راگ کے اشارہ سے بتایا ہے - یہہ صفت میں نے آج سے پندرہ سال قبل اپنی کتاب خادم خاتم النبیین میں تبلائی ہے۔ وہ شلوک یہہ ہے۔

میں اب دہرم پرش کی تعریف لکھتا ہوں وہ دکن میں پیدا ہوگا۔ تال نام والے گاؤں میں شادی کرے گا۔ اس کا نام چن ایشور ہوگا اور وہاں اس کا گاؤں ہوگا شادی کریگا بیوی کو غصہ کا نام نہیں رہے گا۔

अथातो धर्म पुरुषं व्याख्या स्यामः
दक्षीणात्ये जनपदे तालनामकम्
नगरमं तत्राचक्रेश्वरे नमः तत ग्रामं
कन्यं येतानुरागः
(व्यासोकृता भविष्यज्ञाने)

(ویاس کرت بھوشیہ گناں)

ذیل کے شلوک میں ویاس جی نے میری ایک خاص کارگذاری کا ذکر کیا ہے جس کو حیدر آباد شہر کے رہنے والے خوب جانتے ہیں۔ وہ یہہ کہ وہ گائی کی قربانی ہندو مسلمانوں کیلئے لازمی ثابت کرے گا۔ حیدر آباد کی دنیا جانتی ہے۔ اس فقیر نے آج سے تیرہ سال بیشتر ایک کتاب بنام سرور عالم لکھی تھی۔ جسمیں میں نے بتلایا ہے کہ گائی کی قربانی کی تاکید ہندو دہرم میں جس قدر سختی سے ہے۔ اس قدر سخت تاکید کسی دہرم میں نہیں ہے۔ میں نے اس کتاب میں ویدوں اپنشدوں اور پرانوں کے حوالوں سے تبلایا ہے کہ گائی کی قربانی ہندو دہرم کا ایک اہم شعار ہے۔ اور اسلام کا مسئلہ یہ ہے۔ سات مسلمانوں میں بجائے سات بکروں کے ایک گائی کی قربانی کریں اس طرح ہندو مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے اس کتاب میں میں نے بتلایا ہے کہ جس طرح ابراہیم

حضرت موسیٰ نے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے گائی کی قربانی کی ہے۔ اسی طرح سری کرشن جی نے اور سری رام جی نے سیتا دیوی نے والمک اور وشسٹ منی نے اور منوجی نے گائے کی قربانی کی ہے۔ گائی کا تقدس محض تبلیغ اسلام میں رکاوٹ اور آپ کی عداوت کیلئے ہے اور یہ بعد کا ایجاد کردہ مسئلہ رہنے کیوجہ سے مجھ جیسے واقف کا فرض تھا کہ اس کی بیخ کنی کرے اور انبیاء اور اوتاروں کی عزت برقرار رکھے اور ہندو مسلمانوں کی مخاصمت دور کیجائے۔ اس نیک نیتی اور صداقت نے ہی اثر کیا ہے یہہ نہیں جانتے تھے انہوں نے واویلا مچا کر کتاب ضبط کروا دی۔ اس میں حق و صداقت رہنے کیوجہ سے مسلمانوں نے میرا ساتھ دیا اور اپیل کی عذرات ایسے معقول تھے کہ سرکار کو ضبطی برخواست کرنی پڑی۔ اصل بحال اور نقل ضبط کے عذر نے سرکار کی آنکھ کھولدی۔ اب بھی میں کہتا ہوں کہ ہندو مسلمانوں کی بنائے مخاصمت صرف گائی ہے۔ یہہ دونوں مشترکہ طور پر اپنے بزرگوں کا شعار کو دیکھے" یعنی قربانی گاؤ پر کاربند ہو جائیں تو دوسرے دن آپس میں محبت پیدا ہو جاتی ہے عداوت کافور ہو جاتی ہے۔ بزرگان ہند نے میری دوسری خصوصیت رازوں کو فاش کرنیوالا لکھا ہے۔ اسکی حقیقت یہہ ہے کہ سرکار کا راز کا معاملہ تھا وہ مجھسے تعلق رکھتا تھا۔ محکمہ سرکار کے معتمد نے مراسلہ بھیجا کہ راز میں آپسے کچھ کہنا ہے دفتر پر دو بجے تشریف لائیے میں نے جواب دیا کہ خدا کا راز میرے سینہ میں کافی ہے غیر کے راز کی گنجائش نہیں۔ اور میری کتاب دعوۃ الی اللہ کے شائع ہونے پر بعض شائقین نے کہا کہ جو بات محراب میں بولی جاتی ہے وہ بات مولانا بر سر ممبر بیان کرتے ہیں۔ محض اسی بات پر کتاب ضبط ہو گئی۔ تیسری بات ویاس جی نے یہ بتائی ہے کہ وہ کسی کا دشمن نہیں۔ اس کا ثبوت یہ کہ ایک شخص مجھے قتل کرنے آیا تھا میں نے اسکو سرانے بٹھا کر سو گیا غنودگی تھی اس نے چار وار تلوار کے کئے۔ میرے اللہ نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرادی وہ مرعوب ہو کر بھاگا۔ جیسے کا ویسا ہی ہوں دشمن نے جس ہاتھ سے دیوار سے لگی ہوی میری تلوار اٹھائی تھی وہ ہاتھ کٹ گیا۔ اب وہ چنچہ ہے۔ غرض انہیں خصوصیات کو ویاس جی بڑے کھلے الفاظ میں لکھتے ہیں۔

धर्मार्थकाम मोक्षो ब्रह्मांक: قربانی کرنیوالا۔ لے سوت توسب کچھ

यथादित्यान्‌ कर्माण आहोसूत: त्वम् جانتا ہے۔ میں پیشگوئی بولتا ہوں توسن

کلیوگ میں اوتار چن ایشور نام والا۔ عارف کامل ہری کا بھگت اللہ کا مظہر میں اسکو سلام کرتا ہوں تو سن رکھ اسکے دہرم اوتار ہونیکا حال یہ ہے کہ۔ قربانی کا حق ادا کرنیوالا۔ نماز کا پابند تلاوت کا دلدادہ۔ گائے کی قربانی کے مسئلہ کو روز روشن کیطرح سمجھانیوالا ہے۔ جلال والا ہے۔ غصہ والا نہیں ہے۔ اللہ کو ماننے والا رازکی باتیں کو ظاہر کرنیوالا۔ دنیا میں وہ کسی کا دشمن نہیں ہے۔

(ویاس کرت بھوشیہ گنان)

मथे शाम्बाय पत्रमोमि मविष्य कथयामी आकर्ण्य गताम् कालियुगा वतारो चनेश्वरं नामकं महाप्राज्ञं हरि भक्तम् स्वावतारं तम्मा भविष्यम्भुणु अथानो धर्माविचार लक्षणं यज्ञनुष्ठाना ध्ययना त्रितत्पर गोमेदं यज्ञम् सम्प्र काश्यानि क्रोधादि वाकाशाणित अना-लिक गुरहज्ञानम् प्रकाशाक्: नच शत्रु

(व्यासकृत भविष्यज्ञान)

ذیل میں اب میں ویاس جی کے ان شلوکوں کو لکھتا ہوں جن میں میرے اس واقعہ کا بیان ہے۔ جس کو میں نے چودہ سال پیشتر کتاب خادم خاتم النبیینؐ میں درج کیا ہے میرے ساتھی کل اس اعجازی واقعہ سے واقف ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ۔ جب مجھے بشارتوں سے معلوم ہوا کہ میں چن بسویشور ہوں الہاماً بھی مجھے یہ آواز سنائی دی کہ "تو ہی چن بسویشور ہے" اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کا ظہور گدگ سے ہے بنا بریں میں جاگیر دار محمد یوسف صاحب باغ میں جو گدگ کے مغربی جانب ہے جاکر بیٹھ گیا اور تین دن خاموشی کا روزہ رکھا اور انتہائی تخلیل و تضرع کے ساتھ دعائیں کرتا رہا۔ بالمسیویں دن میں نے ایک اشتہار کے ذریعہ سے گدگ والوں کو دعوت دی۔ ایک تقریر کی جسمیں میں نے کھلے طور پر کالگنان سناتے ہوئے ظاہر کیا کہ تمہارا منتظر موعود چن بسویشور اوتار جسکی دیدار کے لئے تم صدیوں سے بیقرار تھے وہ میں ہوں اس اعلان پر شریروں نے بکواس شروع کی۔ بستی میں چرچا ہونے لگا۔ مخالفوں نے مار کے بھگانے کا فیصلہ کر لیا۔ بہت کم تھے جو بھگتی والے تھے ایسے موقعہ پر مسلمان ساتھ ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ منشی شہاب الدین صاحب جو ہندوؤں میں رہتے بستے تھے انکو شریروں کے اس منصوبہ کا پتہ لگا وہ میرے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ اور کہا

کہ ظالموں نے آپ کو یہاں سے مار کر بھگانے کا سامان کر لیا ہے۔ آج شام میں وہ اس کام کے لئے آپکے پاس آئیں گے۔ اور ہم مسلمان چاہتے ہیں آپ کی تائید کریں۔ میں نے کہا کہ اللہ میرا حافظ ہے آپ لوگ نہ آئے ظالموں کو اللہ دیکھ لیگا یہہ کہکر اسی وقت میں اپنا مقام چھوڑا اور کتابوں پر میں نے چمڑا اوڑا دیا۔ دور کے درخت کے پاس جا کر اپنی کمل بچھا کر دعا کرنے بیٹھ گیا دعا یہ تھی اے اللہ تیرا بندہ تیرے دین کیلئے مصیبت کو برداشت کرنے تیار ہے تو اپنا معجزہ کفار کو دکھا کر اپنے دین کے طرف لا یہہ وقت ہی تیرے اعجاز کا کوئی نشان دکھا تیرے سوائے میرا کوئی نہیں اس طرح عصر کا وقت آیا عصر پڑھ لی دیکھا کہ چھبیس یا تیس آدمی ایک جتھہ بنکر آئے اور جہاں میں نے کتابیں رکھی تھی وہاں آ کر کھڑے ہوگئے دیکھا کہ وہ میری طرف نہیں آئے ہیں میں خود ان کے پاس پہونچا ان میں سے ایک نے کہا سوامی آپ کی کتابوں پر ناگ سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ ابھی وہ مندر کے طرف گیا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا میں نے ان مخالفوں کیطرف دیکھا کہ وہ سب خوف زدہ ہیں حسب معمول شام والی تقریر کی جگہ پہونچا اور یہہ ہجوم میرے ساتھ ہوا مندر کی دیوار سے ٹیکا لگا کر تقریر شروع کی سامعین کو دیکھا کہ وہ بیقرار ہیں اور مندر کی دیوار کیطرف اشارہ کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا دیکھ رہے ہو انہوں نے کہا سوامی وہ ناگ سانپ آپکے سر پر سایہ فگن ہے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا وہ میرے سر پر تھا میں نے کہا درست یہہ میرا سپاہی ہے۔ ان سب کو اعتقاد پیدا ہوا اس دن سے لوگ کی مخالفت بند ہوگئی۔ اللہ کے بندے ملنے لگے بڑے بڑے گرو ایمان لائے۔ یہہ واقعہ تقریباً تمام کرناٹک میں شہرت پا گیا۔ معتقدین کا ایک ہجوم شروع ہوا۔ گویا ایک میلہ لگ گیا۔ یہہ واقعہ ہدایت کا باعث ہوا یہہ اسیوقت ہوا کہ ہزارہا سال پیشتر ویاس اپنشد میں اس کے وقوع کی پیشنگوئی کی گئی تھی اس پیشنگوئی کے الفاظ یہہ ہیں۔ اس واقع کے بیس سال بعد ویاس جی کا وچن میرے سامنے آیا الحمد للہ علی ذالک وہ شلوکین یہہ ہیں۔

गच्छन्ति मेकः स्थानम् हन्यनार्थे
सर्वजनः कुपेः सामिपे यस्य नमस्कारः
ग्रंथम् भ्रष्टं करणं त्रिचार्यन्ति पतत नाग

جائے گا ایک مقام پر باولی کے پاس دعا میں لگ جائے گا۔ چند آدمی اسکو مارنے کی کوشش کریں گے۔ کتابیں پھاڑنے کیلئے لگے

बढ़ہیں گے۔ اس وقت ناگ راج کے وسیلہ
سے کتابوں کی حفاظت ہوگی۔ بعد اس کے
وہ ناگ سانپ سر کے اوپر آئے گا۔ لوگ
پوچھیں گے ایسا کیوں ہے۔ چن بسویشور
جواب دیگا وہ میرا ایسا ہی ہے۔
(ویاس کرت بھوشیہ گنان)

राज: सर्पं धारेण रक्षा शिर ममंपि
आगन्छ्‌ति विचार्यति जन: पतनषि
मदगण :

(व्यासे: कृत भविष्यज्ञान अ० १)

ذیل میں ویاس جی کا وہ شلوک ہے جسمیں ایک میرے معتقد راجہ صاحب اسونڈی بٹیل کا ہے جسمیں وہ مجھ پر مصیبت دیکھ کر تلوار لیکر آنا اور دن بھر پہرہ دینا ہے۔ وہ شلوک یہہ ہے۔

कस्वप्न मध्यनं द्रष्ट्वा आगन्छ्‌ति
शाकचायुकेन.

(व्यासोकृता भविष्यज्ञानं)

ایک ساتھی خواب میں دیکھکر تلوار
لیکر آتا ہے پہرہ دینے کے لئے۔
(ویاس کرت بھوشیہ گنان)

ذیل میں ویاس جی کا وہ شلوک درج ہے جسمیں میری کتاب دعوت الی اللہ کے خلاف پروپگنڈے کی وجہ سے ایک شخص میری خانقاہ میں آیا اور مجھکو تنہا پاکر میری تلوار جو دیوار سے لٹکی ہوی تھی اس سے وار کیا۔ اللہ تعالی نے ظالم کے ہاتھ سے تلوار گرادی۔ چونکہ اس واقعہ کی شہرت ہندوستان و پاکستان میں ہوی ہے اور اس میں ایک اعجاز ہے اسی وجہ سے بطور پیشنگوئی آیا ہے۔ ظالم نے جس ہاتھ سے تلوار اٹھائی تھی اس ہاتھ کے انگلیاں کٹ گئیں اور میں بفضل خدا صحیح سلامت جیسے کا ویسا ہوں۔ وہ شلوک یہہ ہے۔

पोषोपेद शतानि वदि र याति
धय रव कृत्वप. येवं धर्प राज
शंकारावतार: पनुष्य किला
आटपयोग: -

(व्यासकृत भविष्यज्ञानं

جب وہ نجات کا ارشاد کرے گا۔
اسی وقت اس پر تلوار چلے گی۔ اس کی صداقت
کی دلیل ہے کہ وہ صحیح سلامت رہے گا۔
مطمئن رہے گا۔ یہہ حقیقت اسکے دہرم راج
تنکراوتار ہونے کی ہے۔ وہ آدمی میں آیا ہے
مجسم روح ہے۔ (ویاس کرت بھوشیہ گنان)

ذیل میں ویاس جی کے ان شلوکوں کو لکھتا ہوں جسمیں میرے سفر یاغستان کا ذکر ہے۔ اور نواب دربند کے ذریعہ سے میرا پکڑا جانا۔ اس وقت ہاتف کی آواز یا علی یا علی اللہ اکبر کا آنا اس وقت زمین کو زلزلہ آنا مذکور ہے۔ نواب کا خوف زدہ ہوکر مجھسے اپنے قصور کی معافی کی درخواست کرنا اور میرا انکار۔ اور جلالت الملک نواب میر عثمان علیخاں آصفجاہ سابع کا اپنی سلطنت میں پناہ دینا بھی مذکور ہے۔
وہ شلوک یہہ ہیں۔

अथातो कैलाशं विषयं व्याख्या स्याम: पश्चात्कैलाशं बृहद् शिखरं उच्च स्थान एव बस्विवत् युक्तेन भुतादित्यादि सर्पा: इति वंधं तस्या कथनं राजा: भूमि कंपनं शब्दं आकाशेन पश्चात् राज: त्याम् नक्षमा.

اب میں کیلاس (ہمالیہ کے پہاڑوں) کی حالت لکھتا ہوں جن بسویشور کیلاس کوہستان کی اونچی اونچی چوٹیوں پر جائے گا جو کلیوں کیطرح نوکدار رہے گی۔ بلند رہے گی وہاں اس کے ساتھ قلیل تعداد میں لوگ رہیں گے بھوت بھی ساتھ رہیں گے ایک بادشاہ اس کو گرفتار کرے گا اور قید کرے گا۔ زمین کو زلزلہ آئے گا۔ آسمان سے آواز آئے گی۔ بادشاہ پچھتائے گا۔ اور معافی چاہنے پر جن بسویشور اسکو معاف نہیں کرے گا۔

एतत् धर्मे हस्तनं मुक्ति धर्मं राज: स्थापनं स्वग्रामं.

(व्यासांकृता भविष्यज्ञानं)

اس وقت جن بسویشور دہرم راجہ کے ہاتھ سے چھوٹے گا۔ وہ دہرم راجہ جن بسویشور کو اپنے شہر میں پناہ دے گا۔
(ویاس کرت بھوشیہ گنان)

ذیل میں ویاس جی کے ان شلوکوں کو لکھتا ہوں جن میں میری بیویوں کے نکاحوں کے حالات اور واقعات بطور پیشنگوئی مذکور ہیں۔ یوں تو دکن کے رشیوں اور منیوں نے میری شادیوں کا تفصیلی ذکر کیا جن کو میں نے دعوت الی اللہ کتاب میں لکھدیا ہے مگر یہاں اپنشدوں کا فرمودہ پیشینگوئیاں لکھی جارہی ہیں تاکہ آریوں اور عام ہندوں کے لئے صحت ہو۔ اس خدمت سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ویدوں اور اپنشدوں

میں بطور پیشینگوئی ذکر آنا شہنشاہ اکبر کے طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ اکبر کے طرف سے ہے۔ ذیل میں وہ شلوک درج ہیں۔

अथातो भविष्य व्याख्या स्याम चतुर्भार्या यस्यो प्रथमं मृत्यु मेकं युद्धेन लभ्रं भवतिनिशंशया, इदु वारे स्यंकाले

اے سوت اب تو اور پیشینگوئیوں کو سن
چن بسویشور کی چار عورتیں ہونگی پہلی کا
انتقال ہوگا۔ دعوی کے بعد جو پہلی عورت
ہوگی وہ لڑائی کے بعد ملیگی یعنے نکاح کے آگے
جھگڑا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں اور وہ
نکاح پیر کے دن شام میں ہوگا۔

द्वितियं ग्लानि त्रिनियमपि एवं कलेश कारिणी.

دوسری شادی مصیبت کے بعد ہوگی
تیسری شادی نفرت کے بعد ہوگی وہ جھگڑا
بلوا کرنیوالی ہوگی۔

(व्यासोकृता भविष्यद्वाणी)

(ویاس کرت بھوشہ گناں)

ذیل کے شلوک میں ویاس جی نے میری
طاقت کا اظہار کیا ہے اور میرے ہاتھ میں
تیر کمان ترشول چکر جو ہے اس کا بھی ذکر
کیا ہے۔ میرے نسبت ویاس جی نے چکرورتی
سونہار دہرم راجہ لکھا ہے اب میں دھرم راجہ کی تعریف کرتا ہوں وہ اوتار ہے زمین سے

अथातृ धर्म राज्यं व्याख्यास्यामि यस्यावतारो धरणीमाकाशं.
धर्मराजमेवच , चक्रवर्ति संहार कर्ता भविधर्म राजः यस्य
हलांचिन मपिराजो त्रिशुल मांकुशं मारुत पुत्ररंच ॥

آسمان تک وہ (دہرم گرو چنبسویشور دھرم
راج بھی ہے چکرورتی کا سونہار کرنے والا
ہی حقیقت میں دہرم راجہ ہے جس کے ہاتھ
میں نشانیاں بھی ہیں یعنے اس کے ہاتھ میں
ترشول ہوگا۔ آنکوس ہوگا اور بھاروتی کا
بیٹا ہوگا۔

ذیل میں ویاس جی کے وہ شلوک ہیں جنمیں میرے ساتھیوں کا ذکر ہے خصوص علاقہ
میسور میں جب میں پہونچا بنگلور شہر میں قیام کیا۔ بے ٹھکانہ تھا دعائی آواز آئی ٹکور میں

ضروری مدد ہو گی۔ ویاس جی نے یہی لکھا ہے۔ علاقہ میسور میں چن بسویشور کی اس بستی سے مدد ہو گی جس کا شروع (ٹ) ہے اور آخر (ر) ہے۔ وہاں امیر میر حسن مدد کریگا لچھمی پتی اور سری پتی ہے۔ وہ شلوک یہہ ہے۔

अथातो शिश्यौ व्याख्या स्याम
एवं ननगृहम रिटीनामकं ग्रामं धर्माव
मारो नामस्यहसनं श्री श्ववाल्क्ष्मीपति
अमीर मीपमीर धामि कर्मान प्रेतान
वीर वसंतं ननँशत्रु ॥

اب میں مریدوں کا حال بیان کرتا ہوں
تو سن اس کے (یعنے چن بسویشور کے) چالیس
ہمرنگ مرید ہونگے۔ اس طرح اس گاؤں
کا مرید جس گاؤں کے نام میں (س) اور (ٹ)
ابتدا اور انتہا میں حروف رہیں گے۔ اس کے
گھر میں دہرم اوتار (چن بسویشور) اترے گا
اس کا نام حسن ہے وہ سری پتی ہے اور لچھمی پتی
ہے وہ میر بھی ہے اور امیر بھی ہے۔ وہ
دہرم کو جاننے والا پریت ہے اور کرم کو جاننے
والا ہے۔ اس کا دشمن ویر بسنت ہے۔

اظہار حال



اس فقیر نے اپنی عمر کے چھبیسویں (۲۶) سال تعلیم ختم کر کے سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی اور رات اور دن بخصوص تہجد کے طویل سجدہ میں یہ فقیر دعا کرتا تھا یا اللہ تو اپنے بندہ سے دین کا کام لے۔ تو نے ایک سوکھی لکڑی جو موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں تھی اس سے کام لیا۔ تیرا بندہ ترو تازہ ہے نوجواں ہے۔ مختلف علوم و فنون سے واقف۔ فن سپاہ گری میں فرد یکتا جدید اور قدیم علم جنگ سے کما حقہٗ واقف عربی دانی سے مولویوں کو پچھاڑنیوالا۔ انگریزی کا عالم بنکر انگریزی ذاتوں پر قبضہ کرنیوالا خوف و خطرہ کبھی بھولے سے بھی اس کے دروازہ پر نہیں آیا اپنی جان کی پرواہ نہیں کی غلامی کی کبھی صورت نہیں دیکھی نو سال کی عمر کا نمازی رویائے صالحہ کا وارث بچپن کا تیری لقاء کا امیدوار بارش کے نشان والا۔ مختلف زبانوں کا جاننے والا ایثار و قربانی کا عادی۔ اولوالعزمی کی یہ شان کہ جس نے طالب العلمی کے زمانہ میں من کل الوجوہ اعتبار حاصل کر کے اعلان کرتا تھا کہ "ایک سینہ میں میرے ہیں کئی سکندر کار کن۔ اس لئے نظروں میں میرے یک سکندر ہا ہیچ ہے"! دلیر جری وڈھیٹ ایسا کہ نہ کبھی دنیا داروں کے غیر ممکن چیز کو ممکن کر کے بتانے میں پیچھے ہٹا اور نہ کسی انسان سے ڈرا اور نہ کسی جن و شیطان سے اپنی ذات سے ہیبت اور ہر خطرہ وخوف کے وقت لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی شہادت دیتا رہا۔ نجیب الطرفین ہے تیرے بندہ کی ذاتی و خاندانی شرافت ایسی کہ اگر دنیا میں کوئی شریف ہے تو وہ مجھ سے بڑھ کر نہیں اگر ہو تو زیادہ سے زیادہ میری برابری کا ہو گا۔ صلح اور بردباری میں ایسا کہ یہ کسی کا دشمن نہیں۔ اے میرے اللہ تو بہتر جانتا ہے۔ کہ میں کیا ہوں اور کیسا ہوں۔

خدمت کی درخواست میں میری نظر غلطی کر سکتی ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ تیری نظر میں میں جس خدمت کے قابل ہوں وہ خدمت مجھ سے لے میں چاہتا ہوں تیرا دین پھیلنا چاہتا ہے۔ تیرے دین کے نام لیوا اپنی خانہ جنگیوں کی وجہ سے دشمن کے ہر

مکروکید کو بار آور کر رہے ہیں۔ دشمنان اسلام مسلمانوں کے آپس کے تصادم کی حالت سے فائدہ اٹھاکران کو اسلام اور بانی اسلام اور مقصد قرآن اور مرضی رب ذوالجلال سے انکو غافل رکھنے میں کامیاب ہوگئے ہیں اس فتنہ کیوجہ سے ان کی نظروں میں فرقہ اسلام عین اسلام کی صورت میں دکھ رہا ہے۔ اس اندھیر میں جسم اسلام کا ایک جزکل متصور ہو رہا ہے۔ انکی مجلسوں میں بانی اسلام بھی خود کو صرف مسلمان کہکر اطمینان سے بیٹھ نہیں سکتے۔ کہیں اجرائی نبوت کی آواز اٹھی ہے کسی کو آپ کے نام احمد کے چھیننے کی دھن ہے۔ کبھی آپ کو اولوالعزم نبیوں میں شریک کرکے ان کے ہم پلہ اور ہم مرتبت بتایا جارہا ہے۔ کہیں تقویٰ اور طہارت کے لئے ورثۂ انبیاء و ولایت کے لئے آپ پر ایمان لانا غیر ضروری سمجھا جارہا ہے۔ غرض اے اللہ روحانیت کے عالم میں ایک طوفان برپا ہے۔ اللہ میں جو جانتا ہوں تو اس سے بہتر جانتا ہے۔ تیرے دین کے کام عظیم الشان پیمانہ پر میرے سامنے ہیں۔ تیرا فضل شامل حال رہے۔ اپنے بندوں سے سب کچھ کرا سکتا ہے۔ تیری سنت یہی رہی اور یہی ہے۔ میں عاجز کمزور ہوں تو رحم کر کرم کر تو ستار العیوب ہے تو علام الغیوب ہے تو غفور رحیم ہے۔ تو مالک و مختار ہے تو ہی تو ہے تو ہی تو ہے تیرے سوا کون ہے اللہ میں کس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں۔ کون میری دعا کو سننے والا تو سمیع و بصیر ہے تو علیم و قدیر ہے۔ غرض بیس سال کی مسلسل دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو وہ خدمات عطا کئے جو میرے وہم و گمان میں نہیں تھے۔ ہر خدمت میں میرے درد کی دوا تھی۔ یہ وہ دوا تھی جو کبھی کسی زور بازو سے حاصل نہیں کیجا سکتی تھی وہ اس طرح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے (۹۶) نشانات کیساتھ اور اخلاقی و جسمانی (۵۶) نشانوں کیساتھ اس فقیر کو دینداراچن بسویشور بنا کر کھڑا کیا جس کے ذمہ چھ عظیم الشان کام لگائے۔ پہلا کام مسلمانوں کو اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ بنائے تاکہ وہ آپس کے فرقہ بندیوں کے جھگڑوں سے نجات پاکر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ہوجائے۔ دوسرا کام قادیان سے جو اجرائے نبوت کی آواز اٹھی ہے۔ اس کو غلط ثابت کرے وہ اس طرح کہ ہندوؤں کی مذہبی کتب نے بارہ ہزار فقرات میں پیشنگوئیاں کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ ویربسنت وشنو کی گادی کا سجادہ قرآن کریم کے الفاظ کو توڑ موڑ کر غلط معنی کرتا رہے گا۔ جس سے گمراہی ہوگی۔ اس کی اصلاح دینداراچن بسویشور سے ہوگی۔ لطفہ یہ کہ

شخص ثالث نے ویربسنت کے نشانات ایسے واضح بتائے ہیں کہ انکو روز روشن میں کھلی آنکھوں سے دیکھکر ویربسنت کو پکڑلو وہ یہ کہ لکھا ہے۔ ویربسنت سرودھاری نام سوچر یعنی ۱۸۸۹ء میں کشمیر کے نیچے کے علاقہ میں پیدا ہوگا۔ اس کے بال الٹے رہیں گے۔ اسکی پیشانی پر ہری رگیں اٹھی ہوئی ہونگی۔ اسکی گادی نشینی آنند نام سوںچر ۱۹۱۴ء میں بعد نماز جمعہ ہوگی (وفات خلیفہ اول اسیوقت ہوئی) یہ وہ کھلے نشانات ہیں جن کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ یہ کل نشان خلیفہ قادیان میاں محمود میں پائے جاتے ہیں۔ یہ بطور پیشگوئی ان کتب ہند میں موجود ہیں۔ جس کو ذکن کے ہندو برکت و ثواب کی امید پر صبح و شام پڑھتے ہیں یہ وہ کتاب ہے جو جلوس سے بازاروں میں نکالی جاتی ہے دن میں اپر چھتری رکھتی ہے۔ تیسرا کام یہ کہ۔ ہندوستان میں اسلامی تبلیغی رفتار کو مسدود کرنیکے لئے آریوں نے ایک عظیم الشان بدظنی اور شکوک کا سیلاب بہایا تھا۔ جس میں بلا استثنیٰ کل ہندو بہ گئے اور اس جادو نے مبلغین اسلام کے ویدوں اور انپشدوں کی بشارات اسلام اور بشارات بانی اسلام کی نعمت دنیا میں پیش کرنے کو یہ باور کراکر روکدیا تھا کہ نام محمد اور احمد اور اسلام اور کلمہ طیبہ سے نہ سنسکرت علم کو تعلق ہے اور نہ ہندوؤں کے مذہب کو اس سے لگاؤ ہے۔ ویدوں اور انپشدوں میں جس قدر اس قسم کے منترو شلوک نظر آتے ہیں وہ شہنشاہ اکبر کے جمائے ہوئے ہیں۔ اس کا علاج محض فضل ربّ ذوالجلال سے ہوا جو کسی کے وہم و گمان میں نہیں تھا۔ حتیٰ کہ میرے بھی وہم و گمان میں نہیں تھا۔ وہ یہ کہ صدّیق جسکی تعریف آپ نے اوپر سنی ہے اکبر کے پانچسو سال بعد اپنی ذات و صفات کی بشارات ویدوں اور انپشدوں میں اسی رنگ میں دکھا رہا ہے جس رنگ میں اسلام کی اور اسلام کے بانی اور قرآن کریم کی بشارات ہیں۔ اور اس حقیقت سے جن بسویشور خادم اسلام خادم خاتم النبیّن صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کررہا ہے کہ متذکرہ بشارات شہنشاہ اکبر نے ویدوں اپنشدوں میں نہیں داخل کئے ہیں بلکہ اللہ اکبر نے داخل کئے ہیں۔

چوتھا کام یہ کہ دیندار جن بسویشور نے ہندو دنیا پر ایک عظیم الشان احسان یہ کیا ہے کہ اپنے وجود سے انکی کتابوں کی اور ان کے اوتاروں اور ہادیوں کی تصدیق کررہا ہے۔ جن کتب کو مسلمانوں نے چنڈال چوہڑیوں کیطرح گھوڑے پہ پھینک دیا تھا آج وہ انکو مسلمانوں کے

گلے کا ہار بنا رہا ہے۔ یہی وہ حکمت ہے۔ جس سے اسلام کی نعمت کا دسترخوان ان کے سامنے بچھائے جا رہا ہے۔ اس سے فیض پانے میں ایک ہندو بھی محروم نہیں رہے گا۔ پانچواں کام یہ کہ۔ دیندار چن بسویشور کا وجود ہی ہوگا۔ جو مذہبی حیثیت سے ہندو مسلمانوں کو ایک قوم بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہندوستان کو آزاد کر دے گا۔ ہندوستان حقیقی معنوں میں جنت نشان ہوگا۔ چھٹواں کام جو سب سے بڑا ہے۔ جس سے ہر دو عالم میں شادیاں بجیں گے۔ جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور مقرب بندے و ملائکہ خوش ہونگے اور زمین کے رہنے والے امن و چین سے زندگی بسر کریں گے وہ یہ ہوگا ہندوستان کی ہر قوم کے ہادی کی عزت قائم ہوگی۔ خواہ وہ شودروں کا ہادی ہو یا برہمنوں کا خواہ وہ سری رام جی ہوں یا پُرات ہرڑیا ۔ خواہ وہ گونڈلیا ہو یا دُرواشا۔ خواہ وہ والمک ہو یا وششٹ خواہ وہ بابا نانک ہوں یا گورکھ ناتھ۔ خواہ وہ بسویشور ہوں یا مونیشور۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

صدیق دیندار چن بسویشور

المرقوم ۳ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

تصانیف حضرت مولنا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ

۱۔ قواعد حرب۔ اس کتاب میں پریڈ کے اوامر عربی زبان میں ہیں قیمت ۱ر

۲۔ معیارات خلافت۔ یہ کتاب خلافت مبشرہ کتاب کا ایک حصہ ہے قیمت ۱

۳۔ کتاب سرورعالم۔ یہ کتاب پچیس معیارات والی کتاب جگت گرو زبان کنڑی کے دو حصوں کا ترجمہ ہے۔ قیمت ۴ر

۴۔ لنگایت۔ اس کتاب میں لنگایت قوم کی حقیقت کا حال ہے اور اس کتاب میں ام الحروف عربی حروف ثابت کئے گئے ہیں قیمت ۴ر

۵۔ دیندار چن بسویشور۔ اس کتاب میں دعوئی چن بسویشور کا مفصل حال ہے قیمت ۴ر

۶۔ جگت گرو۔ یہ کتاب کنڑی زبان میں ہے پچیس معیارات سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سرورعالم جگت گرو ورلڈ ٹیچر ہیں قیمت ۳ع

۷۔ جامع البحرین۔ اس کتاب میں تصوف ہند کو تصوف اسلام سے تطبیق دیگئی ہے قیمت ۳ع

۸۔ خلافت مبشرہ۔ اس کتاب میں تحریک خلافت مبشرہ یا دہرم راج کی تمام تر وضاحت کی گئی ہے قیمت ۸ر

۹۔ پیام خلافت۔ اس کتاب میں ہندوستانی سیاسی جماعت کے مقصد کے حصول کا عملی حل موجود ہے قیمت ۸ر

۱۰۔ اعادہ اسلام۔ اس کتاب میں تفصیلی طور پر اعادہ اسلام کا حال لکھا گیا ہے قیمت ۳ع

۱۱۔ اسلام ہی امن کا ضامن ہے۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے۔ سیاسی نکتہ نگاہ سے اگر کوئی قوم امن کی ذمہ دار ہوسکتی ہے تو وہ حامل اسلام قوم ہی ذمہ دار ہوسکتی ہے ۲ر
